سیاست اور کھیل تصادم

ناصر نقوی
(مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں)





اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہمارے ہمسائے بھارت نے ہمیشہ کھیل کو سیاسی ہتھیار بنا کر اپنے حق میں نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی، یہ الگ بات ہے کہ وہ کامیاب ہوا یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے مقابلے بھی کبھی محض کھیل نہیں رہے بلکہ عوامی سطح پر بھی جذباتی اور سیاسی اختلافات کی تصویر دکھائی دیتے ہیں۔ اگر ماضی کا جائزہ لیا جائے تو ایک بات واضح ہو جائے گی کہ پاکستان نے برے حالات میں بھی کھیل میں سیاست کو گھسیٹنے کی کوشش نہیں کی لیکن جب بھارت نے پہل کی تو پاکستان نے بھرپور ردعمل دیا تاہم ٹی۔ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 میں آئی۔سی۔سی نے بھارتی عہدے داروں کی موجودگی میں بنگلہ دیش کے خلاف فیصلہ کیا تو پاکستان نے ناپسندیدگی کا نا صرف اظہار کیا بلکہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کیوں نہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کا بائیکاٹ کر دیا جائے۔ اس سوچ کی بنیاد بھی بھارتی فیصلہ تھا کہ انہوں نے آئی۔پی۔ایل میں عالمی شہرت یافتہ اداکار شاہ رخ خان کی ٹیم میں بنگلہ دیشی باولر مستفیض الرحمٰن کی مخالفت کی اور ان کی شرکت پر قتل تک کی دھمکیاں دیں۔ شاہ رخ خان کو فیصلہ بدلنے پر مجبور کیا گیا کہ وہ اگر بنگلہ دیشی باولر کو نہیں نکالیں گے تو ان کے خلاف بھی سخت ردعمل آئے گا کیونکہ تم نے ملک اور قوم سے غداری کی ہے لہٰذا شاہ رخ خان نے دباؤ میں مستفیض الرحمٰن کو ٹیم سے نکال دیا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے انتہائی صبر و استقامت سے دور اندیشی کا فیصلہ کیا اور ٹورنامنٹ کے بائیکاٹ کی بجائے حقیقی انتشاری بھارت کے خلاف میچ کھیلنے سے حکومتی فیصلہ سنا دیا۔ بھارتی چینلز اور میڈیا مبصرین اسے چیلنج کرتے رہے کہ پاکستان ایسا نہیں کر سکتا۔

یہ صرف گیدڑ بھبھکی ہے لیکن جب بھارت اور آئی۔سی کو یقین ہو گیا کہ یہ فیصلہ اٹل ہے تو سب کو مصیبت پڑ گئی اس لیے کہ کسی بھی بڑے ایونٹ کا ریونیو صرف اور صرف پاک بھارت میچ سے آتا ہے۔ جو پورے ٹورنامنٹ بلکہ آئی۔سی کے لیے اہم ترین ہوتا ہے پاکستان نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تو سب کے سب پریشان ہو گئے اس ایک فیصلے سے پاکستان سمیت تمام ممالک کو مالی نقصان ہونا تھا لیکن سب سے زیادہ آئی۔سی اور بھارت کو ہی برداشت کرنا پڑنا تھا۔لہٰذا انہوں نے سفارتی اور خارجی محاذ پر بھاگ دوڑ شروع کر دی دوست ممالک یو۔اے۔ای، سری لنکا اور بنگلہ دیش سمیت سب نے پاکستان کرکٹ بورڈ ہی نہیں، حکومت سے بھی رابطے کیے سعودیہ نے بھی سفارش کی۔آئی۔سی کے ذمہ دار عمران خواجہ سنگاپور سے آئے، چیئرمین کرکٹ بورڈ محسن نقوی سے ملاقات کی، ویڈیو لنک پر آئی۔سی کے مبشر عثمانی نے بات چیت میں حصہ لیا، بنگلہ دیشی کرکٹ بورڈ کے صدر امین الاسلام بھی پاکستان کرکٹ بورڈ میں آئے۔

پاکستان نے مشروط مذاکرات کیے اور محسن نقوی نے اپنی حکمت عملی سے ایسی سمارٹ چال چلی کہ آئی۔سی اعصابی جنگ ہار گیا اور پی۔سی۔بی کی تمام شرائط تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا اب ان مذاکرات کے باعث بنگلہ دیش کو نہ کوئی جرمانہ ہوگا، نہ ہی اس کے حصے کی رقم روکی جا سکے گی۔ بلکہ 2028 سے 2031 کے درمیان اسے ایک عالمی ایونٹ کی میزبانی بھی دی جائے گی۔اس صورتحال پر امریکی اخبار نے لکھا کہ بھارت نے اپنی غلط منصوبہ بندی سے آئی۔سی اور ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 کو نقصان پہنچایا، صدر سری لنکا انوار اکمار نے پاکستانی حکومت اور وزیراعظم شہباز شریف کا شکریہ ادا کیا وزیر داخلہ اور کرکٹ بورڈ کے صدر محسن نقوی نے لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں دنیا کو بتایا کہ ہمارا کوئی ذاتی مفاد ہرگز نہیں تھا ہم اصولی موقف پر کھڑے رہے۔آج جو کچھ بنگلہ دیش کے ساتھ کیا گیا اگر آواز نہ اٹھاتے تو کل کسی کے خلاف بھی ایسا کیا جا سکتا تھا، ہمارا مقصد بنگلہ دیش کو عزت اور حق دلانا تھا بلکہ یہ بھی یاد دہانی کرانی تھی کہ آئی۔سی کے فیصلوں کا دارومدار آئین اور قانون پر ہونا چاہیے کسی کی پسند ناپسند پر نہیں۔ پاکستان کسی بھی ٹورنامنٹ میں جیتے یا ہارے کرکٹ پاکستان کے بغیر نہیں ہو سکتی، بھارتی میڈیا نے پاکستان پر سخت تنقید کی کہ وزیراعظم پاکستان نے یوٹرن لے لیا لیکن بھارتی میڈیا کے اہم کردار وکرانت گپتا نے تقریباً 10 روز پاکستان پر طنز کے نشتر چلانے کے بعد تسلیم کر لیا کہ پاکستان کی حکمت عملی نے آئی۔سی اور بھارتی ذمہ داروں کے پسینے نکلوا دیے۔میڈیا نے یہ بات بھی تسلیم کی کہ پاکستان کا بھارت کے خلاف کھیلنے سے آئی۔سی بڑے مالی بحران سے بچ گیا جبکہ بھارتی کرکٹ بورڈ نے خوشی کا اظہار کیا ہے بلکہ نائب صدر راجیو شکلا نے مذاکرات کی کامیابی پر

1999 میں کارگل تنازعہ کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کرکٹ کے میدان میں بھی تصادم آ گیا، دوطرفہ سیریز منسوخ کر دی گئیں، کرکٹ روابط ختم ہو گئے اور کرکٹ سفارتی دباؤ کے لیے ہتھیار بن گئی۔2008 ممبئی حملے نے صورتحال مزید خراب کر دی بھارت نے اپنی ہٹ دھرمی میں دوطرفہ کرکٹ کا خاتمہ کر دیا اور پاکستان صرف عالمی ایونٹ تک محدود ہو گیا۔

آئی۔سی۔سی کا شکریہ بھی ادا کیا پھر بھارتی میڈیا کے تبصرے اچانک تبدیل ہو گئے جو کہہ رہے تھے کہ پاکستان ڈرپوک ہے وہ بھارت سے کھیلنا نہیں چاہتا، اب کہہ رہے ہیں کہ بھارت بے عزت ہو گیا۔



دنیا بھر میں یہ رائے ہے کہ کھیل کے میدانوں کو سیاست اور محاذ آرائی سے دور رکھا جائے لیکن آئی۔سی۔سی نے بنگلہ دیش کو نامساعد حالات میں کھیلنے سے انکار اور سری لنکا میں میچ شیڈیول کی درخواست تسلیم نہ کرتے ہوئے اسے ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 26 سے محروم کر دیا حالانکہ یہ روایات بھارتی حکومت اور کرکٹ بورڈ نے جنم دی تھی۔ سب کی خواہش ہے کہ سیاست میدان میں اور تصادم سرحدوں پر اور نظریات کے میدان میں اچھے لگتے ہیں کھیل کے میدان میں سب کو سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کرنا چاہیے لیکن پاک بھارت کھیلوں میں کرکٹ کا میدان ہو کہ ہاکی کے گراؤنڈ، تصادم ایک عرصے سے دیکھنے کو مل رہے ہیں اور اس بحران کی پشت پناہی بھی سیاسی حکمران ہی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے پاکستان کو نقصان ہوا اس کے اثرات نے پاکستانی کرکٹ کو کمزور کر دیا، 2016 کے ایشیا کپ اور ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ کے میچز میں بھی شدید سیاسی دباؤ پایا گیا اس وقت بھی بائیکاٹ کا نعرہ لگا لیکن میچ کھیلے گئے جس سے عالمی سطح پر یہ مضبوط پیغام گیا کہ اختلافات خواہ جتنے بھی ہوں، کھیل کا دروازہ کبھی بند نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ کھیل کھلاڑی امن، دوستی اور مثبت تعلقات استوار کرنے والے بہترین سفیر ہوتے ہیں۔

پھر بھی 2019 میں بھارت نے پلوامہ واقعہ کی بنیاد پر ایک مرتبہ پھر کرکٹ کو سیاسی بیانیہ بنا دیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ کھیل کے میدان



میں بائیکاٹ نہ کھیل کو فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی سیاسی مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیا کھیل کو احتجاج کا ذریعہ بنانا موثر حکمت عملی ہے؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ''موج ہے دریا میں بیرون دریا کچھ نہیں۔'' یعنی میدان سے باہر نکلنے سے بہتر حکمت عملی میدان میں رہنا اور طاقتور آواز بننا ہی کامیابی ہے جو کہ پاکستان نے ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 2026 کے موقع پر پوری دنیا کو سمجھا دی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ اور اس کے چہیتے جے شاہ نے بنگلہ دیش کے ساتھ ہاتھ کیا۔ آئی۔سی۔سی کے 14 ممبران نے ساتھ دیا لیکن پاکستان کی سمارٹ چال نے صرف دو افراد کی مخالفت سے اپنا مضبوط قانونی اور اخلاقی حق حاصل کر کے برادر بنگلہ دیش کے لیے ہی نہیں، مستقبل کی کرکٹ اور مثبت فیصلوں کی راہ ہموار کر دی۔ بھارتی کرکٹ بورڈ، آئی سی۔سی کے حوالے سے اپنے آپ کو کرکٹ کا ٹھیکیدار جانتے ہوئے غرور و تکبر کا شکار تھا جسے پاکستان کرکٹ بورڈ اور حکومت پاکستان نے ایک ٹھوکر سے خاک میں ملا دیا۔ پاکستان کھیل کو نہ صرف کھیل ہی سمجھتا ہے بلکہ اس کا مضبوط موقف ہے کہ کھیل کے

بھارت نے کھیل میں سیاست اور تصادم کو ہمیشہ مقدم رکھا لاہور میں سری لنکا ٹیم کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا تو اس نے غیر جانبدار مقام پر کرکٹ کھیلنے کی راہ دکھا دی اور جب سے اب تک اس کی ہٹ دھرمی، دوغلی پالیسی کا سلسلہ جاری ہے ایشیا کپ میں پہلگام ڈرامہ پر نہ صرف پاکستانی ٹیم کو نیچا دکھانے کے لیے ہاتھ نہیں ملایا گیا بلکہ ایشین کرکٹ کے سربراہ محسن نقوی سے فاتح ٹرافی لینے سے انکار کر دیا۔

میدانوں کو سیاست اور تصادم سے پاک رکھا جائے، ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 2026 مستقبل کے لیے ایک ایسی مثال ثابت ہوگا جس کی بنیاد پر آئندہ بھارتی کرکٹ بورڈ اور آئی۔سی۔سی کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے۔اس لیے کہ پاکستان نے اپنے نقصان کی پرواہ کیے بغیر اصولی موقف اختیار کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ہم اصولوں کے پابند اور کھیل کو سپورٹس مین سپرٹ کے جذبے سے دیکھتے ہی نہیں کھیلتے ہیں اور دنیا سے بھی اسی کی توقعات رکھتے ہیں تا کہ کھیل میں سیاست اور تصادم کے تمام امکانات کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کیا جا سکے۔

یہ فیصلہ بھی بھارتی حکومت اور کرکٹ بورڈ کا تھا کھلاڑیوں کا ہرگز نہیں، کیونکہ وہ کھیل میں پاکستان سے تصادم کا سلسلہ دلی طور پر ختم کرنے کو تیار نہیں، ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 2026 کے بائیکاٹ اور بھارت سے بطور احتجاج نہ کھیلنے کا پاکستانی فیصلہ بظاہر بنگلہ دیش کی درخواست قبول نہ کرنے اور اسے اس کے حق سے محروم کرنے کا برادرانہ ردعمل ہی نہیں، بھارت اور آئی۔سی۔سی کو سبق سکھانے کی کوشش تھی جس میں پاکستان 100 فیصد کامیاب رہا۔

پاکستان کے لیے ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 2026 کی حالیہ صورتحال کسی چیلنج سے کم نہ تھی لیکن پاکستان کرکٹ بورڈ کے صدر محسن نقوی کی حکمت عملی اور وزیراعظم پاکستان شہباز شریف کی مشاورت نے رنگ دکھا دیا انہوں نے جذبات اور کھیل کے اصولوں میں توازن رکھتے ہوئے بھارتی کرکٹ بورڈ اور آئی۔سی۔سی کو صرف ایک حکومتی پیغام سے دن میں تارے دکھا دیے۔فیصلہ آئی۔سی۔سی سے اپنے مضبوط اور اصولی موقف کی وجہ سے سامنے آ گیا قوم خوش، بھارتی عوام راضی کہ اب پاکستان کے فیصلے سے ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ میں دو حریف ایک سے زیادہ مرتبہ آمنے سامنے آسکیں گے اور دنیا بھر کے کرکٹ شائقین کو اچھی اور معیاری کرکٹ کا کانٹے دار مقابلہ نہ صرف دیکھنے کو ملے گا بلکہ مستقبل میں بھی اس مثبت فیصلے کے نتائج سے اچھی کرکٹ ہوگی یقیناً کرکٹ کے موجودہ حالات اور اس کی تاریخ پاکستان اور بھارت کو ہی نہیں دنیا کرکٹ کے ممالک کو یہ سمجھا رہی ہے کہ کھیل کو کھیل ہی رہنے دو، عوامی تفریح میں سیاسی رنگ نہ بھرو۔اسے کسی بھی حالت میں جنگ اور تصادم کا میدان نہ بناؤ، نہ ہی اسے کوئی یرغمال بنانے کی کوشش کرے بلکہ ہر ٹیم سپورٹس مین سپرٹ کے لازوال جذبے سے سرشار ہو کر میدان میں اترے۔ہار جیت اور اختلافات اپنی جگہ، کھیل کے میدانوں سے منہ نہ موڑا جائے پاکستان نے ایسا کر کے دنیا کو دکھا دیا کہ مضبوط موقف اور استقامت سے حق دلایا اور لیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ کھیل اور کھلاڑی کے وقار کو سمجھتا ہے اس سلسلے میں پی۔سی۔بی کے چیئرمین محسن نقوی کا یہ کہنا ہے کہ پاکستان کا بھارت سے میچ کھیلنا اور آئی۔سی۔سی کا ہمارا موقف اور بنگلہ دیش کا حق تسلیم کرانا اصل مقصد تھا لوگ اسے پاکستان کی جیت قرار دے رہے لیکن میں اسے اصولوں اور کرکٹ کی بقا کی فتح سمجھتا ہوں۔

مارچ ۲۰۲۶

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	معلومات	زبان	قیمت پاکستان میں	قیمت بیرون ملک
1	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح حیات، جدوجہد اور تصورِ پاکستان 1947ء تا 1948ء (پیپر بیک)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری ایڈیشن) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (قصوری ایڈیشن) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیک)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سیاسی افکار	انگریزی	100/-	$-04
7	خطوطِ قائداعظم (پیپر بیک)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بنیادی اصولی بیانات	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اسلامی ریاست (لارج پیپر بیک)	انگریزی	250/-	$-10
10	[illegible]	اردو	250/-	$-10
11	[illegible]	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان جیوگرافی	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (مجلد)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کی کہانی 1947ء تا 2008ء (پیپر بیک، X پبلشرز)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان کی تاریخ	انگریزی	250/-	
16	پاکستان کی قومی علامتیں	انگریزی	50/-	$-02
17	آئینِ پاکستان کا مختصر تعارف	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان کے قومی ترانے کی تاریخ (ترانہ کی مکمل دستاویز، گرمکھی رسم الخط میں)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان کی مسلح افواج کی تاریخ (پیپر بیک، دو جلدوں کا سیٹ)	انگریزی، عربی، فرانسیسی، چینی	500/-	$-20
20	[illegible]	انگریزی	2500/-	$-125
21	پرچیوں کے لئے	انگریزی	50/-	
22	[illegible]	انگریزی	200/-	$-12
23	[illegible]	انگریزی	200/-	$-08
24	گھر میں آسان باتیں پاکستان (اردو، انگریزی، پنجابی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم [illegible] پاکستان (اردو، انگریزی، پنجابی)	انگریزی	100/-	$-04
26	[illegible]	اردو	15/-	$-01
27	[illegible]	اردو	100/-	$-04
28	[illegible]	انگریزی	615/-	$-50
29	[illegible]	اردو	500/-	$-50
30	[illegible]	اردو	350/-	$-17
31	[illegible]	اردو	500/-	$-50
32	[illegible]	اردو	500/-	$-50
33	[illegible]	اردو	500/-	$-50
34	[illegible]	اردو	400/-	$-50
35	[illegible]	اردو	500/-	$-50
36	[illegible]	اردو	400/-	$-50
37	[illegible]	اردو	400/-	$-50
38	[illegible]	اردو	400/-	$-50
39	[illegible]	اردو	400/-	$-15
40	[illegible]	اردو	400/-	$-50
41	[illegible]	اردو	100/- فی نگ	
42	[illegible]	اردو		
43	[illegible]	اردو	10/-	
44	[illegible]	اردو	100/- فی نگ	
45	[illegible]	اردو		
46	پاکستان کارنیل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

منیجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176



ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291 اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔